ربا

سود(ربا) کیا ہے؟

قرض کی اصل رقم پر جوزائد رقم بطور شرط ومعاہدہ لی جائے وہ ربا ہے۔

حضورﷺ کاارشاد ہے: کہ ہر وہ قرض جونفع کھینچے وہ ربا ہے۔

سود کے بارے میں قرآنی آیات:

۱) ترجمہ: جولوگ سودکھاتے ہیں وہ تو کھڑے ہیں جیسے وہ شخص کھڑا ہے جسے شیطان نے چھوکر پاگل کردیا ہو، یہ اس لئے ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ تجارت سود کی طرح ہی ہے حالانکہ اللہ نے خرید وفروخت کوحلال کیا ہے اور سود کوحرام کیا ہے۔ اب جسے اپنے رب کی نصیحت پہنچ گئی پھر وہ باز آگیا تو جوگزر چکا وہ اسکا ہے اور اسکا معاملہ اللہ کے سپرد ہے مگر جس نے پھر کیا تو آگ کے ساتھی ہوں گے وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے۔(البقرۃ:۲۷۵)

۲) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سود میں سے جوباقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو، اگر تم مومن ہو (البقرہ:۲۷۸)

۳) اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ اور اسکے رسول کے ساتھ جنگ کا اعلان سن لو۔ لیکن اگر تم نے توبہ کرلی تو تمھارا اصل زر تمھارا ہے، نہ تم زیادتی کرو نہ تم پر زیادتی کی جائے۔ (البقرہ:۲۷۹)

سود کے بارے میں احادیث مبارکہ:

۱) حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے چار قسم کے لوگوں پر لعنت فرمائی ہے۔ سود کھانے والے پر، سود کھلانے والے پر، سود کی دستاویز لکھنے والے پر، سود کے بارے میں گواہ بننے والے پر اور فرمایا کہ یہ سب گناہ میں برابر ہیں۔(مسلم)

۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: سات ہلاک کرنے والے کاموں سے بچو، صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ کے رسولﷺ وہ ہلاک کرنے والے امور کون سے ہیں؟ آپﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالی کے ساتھ کسی کوشریک ٹھہرانا ________اور سود کھانا______'' (بخاری، مسلم، ابوداود)

۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: گناہ کے لحاظ سے سود کے تہتر درجات ہیں ان میں سب سے کم درجہ ایسا ہے کہ جیسے کوئی اپنی ماں کے ساتھ بدکاری کا ارتکاب کرے۔ (حاکم ومثلہ عن الہیثمی)

۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے بھی سودی کاروبار کیا، اسکا انجام ہمیشہ مال کی کمی اور نقصان پر ہوا۔ (حاکم، ابن ماجہ)

۵) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سود کے ستر حصے ہیں سب سے چھوٹا حصہ یہ ہے کہ آدمی اپنے ماں سے زنا کرے۔ (صحیح ابن ماجہ 2/27)

۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ معراج کی رات کو کچھ لوگوں پر میرا گزر ہوا جن کے پیٹ مکانوں کی مانند تھے، ان میں سانپ باہر سے نظر آتے تھے میں نے پوچھا اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ یہ سود کھانے والے ہیں۔

۷) حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زنا کار زنا کرنے کی حالت میں مؤمن نہیں رہتا اور شراب خور شراب نوشی کی حالت میں مؤمن نہیں رہتا اور چوری کرنے والا چوری کرنے کی حالت میں مؤمن نہیں رہتا۔

(بخاری شریف حدیث نمبر ۵۵۷۸)

۸) حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ چار اشخاص کو جنت میں داخل نہ کریں اور جنت کی نعمتیں چکھائیں تک نہیں، ہمیشہ شراب پینے والا، سود کھانے والا، ناحق یتیم کا مال کھانے والا اور والدین کا نافرمان"

(مستدرک حاکم حدیث نمبر ۲۲۶۰)

ربا کی حرمت:

- سود نہ صرف اسلام بلکہ اسلام سے قبل دوسرے مذاہب میں بھی حرام رہا جیسا کہ تورات اور انجیل میں اسکا حوالہ ملتا ہے۔(تفصیلی بحث کے لئے دیکھئے: (http://www.albalagh.net/Islamic_economics/riba_judgement.shtml#Riba in the Bible)

سود کی تمام اقسام کے حرام ہونے کے بارے میں سپریم کورٹ کا فیصلہ:

- ۱۴ رمضان ۱۴۲۰ بمطابق ۲۳ دسمبر ۱۹۹۹ کو سپریم کورٹ نے یہ تاریخی فیصلہ دیا کہ سود چاہے کسی بھی شکل میں ہو اور چاہے اسکو کسی بھی نام سے پکارا جائے وہ حرام ہے، اس فیصلے میں مندرجہ ذیل قسم کے سود پر تفصیل سے فیصلہ دیا گیا ہے:

۱) تجارتی سود ۲) صرفی سود ۳) مہاجنی سود، جس میں شرح سود بہت زیادہ ہو ۴) غیر ملکی سود ۵) بینکوں کا سود ۶) ربا القرآن ۷) ربا الحدیث ۸) سود مفرد ۹) سود مرکب

فیصلے میں ہر قسم کے سود کے بارے میں احادیث اور قرآنی آیات بھی تفصیل سے دی گئی ہیں۔

(http://www.albalagh.net/Islamic_economics/riba_judgement.shtml)

اسلامی بینکاری کیا ہے؟

اسلامی بینکاری درحقیقت ایسی بینکاری کا نام ہے کہ جس میں لوگوں سے ڈپازٹ نفع ونقصان میں شرکت کے اصول پر جمع کئے جائیں اور پھر اس جمع شدہ رقم کو شریعت کے اصولوں کے مطابق تجارت میں لگا کر حاصل شدہ منافع میں ان کو شریک کیا جائے۔

اگر منافع کم ہوگا تو کم حصہ ملے گا اور نفع زیادہ ہوگا تو زیادہ حصہ ملے گا، نقصان ہوا تو نقصان برداشت کرنا ہوگا۔

اسلامک بینکنگ اور کنونشنل بینکنگ کے فرق کو کیسے واضح کریں گے؟

بنیادی طور پر یہ اصولی بات سمجھنی چاہئے کہ جیسے دو گاڑیاں ہوں ان کا ماڈل، کلر، سیٹیں، چلانے کا انداز، ڈیکوریشن، کلچ، گیئر، بریک سب کچھ بظاہر ایک جیسے ہی نظر آتے ہوں لیکن ماہرین ان میں سے ایک کو ماحول کے لئے مضر اور دوسرے کو ماحول دوست قرار دیتے ہیں۔ فرق کی وجہ اس کا انجن ہوتا ہے جو بظاہر نظر نہیں آتا۔ جیسے ایک انجن CNG سے چلتا ہے دوسرا پٹرول یا ڈیزل سے چلتا ہے لیکن دیکھنے میں اور چلنے میں عام آدمی فرق محسوس نہیں کر سکتا اس لئے اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہونا چاہئے کہ دو ایک جیسی نظر آنی والی چیزوں کے اثرات بھی درحقیقت ایک ہی جیسے ہیں ان کے اثرات بالکل متضاد بھی ہو سکتے ہیں۔

بالکل یہی مثال اسلامک اور کنونشنل بینکنگ کی ہے کہ اسلامک بینکنگ کے معاشرے پر پڑنے والے اثرات بظاہر نظر نہیں آتے لیکن اس کے اثرات آہستہ آہستہ پورے معاشی نظام کو بہتری کی جانب لے جاتے ہیں۔

اب یہ سوال اٹھتا ہے کہ اسلامی بینکاری کا انجن کیسے کام کرتا ہے اور سودی بینکاری کا انجن کیسے کام کرتا ہے۔ اس کو صحیح طور پر سمجھنے کے لئے تو شاید اسی قسم کے ماہرین کی ضرورت ہے جیسا کہ گاڑی کے انجن کو سمجھنے والے ماہر ہوتے ہیں۔

اسلامی بینکاری کا انجن یا نظام اچھے معاشی حالات میں نہ صرف لوگوں کو معاشی ترقی میں حصہ دار رہتا ہے بلکہ مشکل حالات میں کاروباری طبقے کو سہارا دیتا ہے اس طرح ایسے اثرات پیدا ہوتے ہیں کہ جس سے معاشرہ ایک دوسرے کی مدد کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ اچھے حالات میں کاروباری طبقہ اپنے منافع میں سے کچھ حصہ ڈپازٹر کو منتقل کرتا ہے جبکہ برے حالات میں بھی ڈپازٹر اس کے نقصان میں حصہ داری کرتے ہیں۔

اس لحاظ سے اسلامی بینکاری کے نظام میں تمام مسلمان کمیونٹی ایک دیوار کی طرح بن جاتی ہے جس میں ہر اینٹ دوسری اینٹ کو سہارا دیتی ہے۔ کبھی کاروباری حضرات اپنے منافع میں دوسروں کو شریک کرتے ہیں اور کبھی کمیونٹی ان کاروباری حضرات کو مشکل حالات میں سہارا دیتی ہے اگر آپ غور کریں گے تو یہ عمل آپ کو مرابحہ، اجارہ، مشارکہ متناقصہ میں صاف طور پر نظر آئے گا۔

اس کے برعکس سود معاشرے کو تباہی کی سمت لے جاتا ہے۔ یہ کاروباری طبقے سے فکس سود لیتا ہے لیکن جب کسی کاروبار کے حالات خراب ہوتے ہیں تو یہ سود بند نہیں ہوتا بلکہ بڑھتا جاتا ہے جو کہ بالآخر اس کے کاروبار کی مکمل تباہی کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلامی بینکاری کے نظام میں نہ صرف یہ کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل پیرا ہو کر انسان دینی و اخروی لحاظ سے سرخرو ہو جاتا ہے بلکہ دنیاوی لحاظ سے بھی اس کو بہت سے منافع ملتے ہیں۔

نمونہ کے طور پر ذیل میں کچھ اثرات ذکر کئے جاتے ہیں جن سے بھی یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلامی اور کنونشنل بینکنگ کے اثرات میں کتنا فرق ہے۔

۱) سود کی وجہ سے ایک کارخانہ دار کی اشیاء اگر فروخت نہ ہوں تو بلاوجہ مہنگی ہوتی جاتی ہیں جبکہ اسلامی بینکاری میں ایسا نہیں ہوتا۔

۲) اگر کسی وجہ سے کارخانہ کے کام شروع کرنے میں تاخیر ہو جائے تو سود کی وجہ سے وہ بند بھی ہو سکتا ہے جبکہ اسلامی بینکاری میں ایسا نہیں ہو سکتا۔

۳) سود اشیاء کی قیمتیں بڑھاتا ہے جبکہ اسلامی بینکاری ان کو مستحکم رکھتی ہے۔

۴) اسلامی بینکاری سے معاشی وسائل کا رخ ان شعبوں کی جانب ہو جاتا ہے جہاں سب سے زیادہ فوائد ہوں۔

۵) اسلامی بینکاری اچھے حالات میں ایک بزنس مین کے منافع میں حصہ دار بنتی ہے جبکہ مشکل حالات میں اس کو سہارا دیتی ہے۔

اسلامی بینکاری کے نفع کے ذرائع کیا ہیں؟

اسلامی بینک درج ذیل حلال طریقوں سے فایناسنگ کر کے اپنے ڈیپازیٹرز کو منافع دیتی ہے۔

۱) اجارہ: گاڑی یا مشینری کرایہ پر دے کر نفع حاصل کرنا۔

۲) مرابحہ: کسی چیز کو نفع کے ساتھ بیچ کر قسطوں میں وصولی کرنا۔

۳) مشارکہ: نفع و نقصان کی بنیاد پر کاروبار میں شرکت کرنا۔

۴) مشارکہ متناقصہ: مکان کرایہ پر دینا۔

۵) شریعہ بورڈ سے منظور شدہ اسٹاک ایکسچینج کے منتخب اداروں کے شیئرز کی خرید و فروخت سے بھی بینک نفع حاصل کرتا ہے۔

۶) زائد رقم کو دوسرے اسلامی بینکوں میں مختصر میعاد کے لئے مضاربہ پر رکھ کر منافع حاصل کرنا۔

بینک کے معاملات کو شریعت کے مطابق کیسے بنایا جاتا ہے؟

بینک کے معاملات کو مکمل طور پر شریعت کے اصولوں کے مطابق رکھنے اور شریعت کے مطابق چلانے کے لئے بینک کی شریعہ سپروائزری کمیٹی ہے جو درجہ ذیل ارکان پر مشتمل ہے۔

۱) مفتی محمد زاہد	چیئرمین، نائب مہتمم، جامعہ امدادیہ فیصل آباد
۲) سید محمد عباس	پرنسپل، قائداعظم کامرس کالج پشاور
۳) ڈاکٹر دوست محمد خان	ڈائریکٹر، اسلامک سنٹر، یونیورسٹی آف پشاور
۴) ڈاکٹر شہزاد اقبال شام	ایسوسی ایٹ پروفیسر، شریعہ اکیڈمی اسلام آباد
۶) محمد ایوب	ڈائریکٹر، ریسرچ اینڈ ٹریننگ، رفاہ سنٹر آف اسلامک بزنس، رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی، اسلام آباد
۷) ڈاکٹر مولانا شمس الحق حنیف	انچارج، اسلامک ڈیپارٹمنٹ، پشاور میڈیکل کالج پشاور

قاضی عبدالصمد	(کل وقتی شریعہ بورڈ ممبر (RSBM))
	ایل ایل ایم شریعہ انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد، شہادۃ العالمیہ فی العلوم الاسلامیہ
مفتی فضل حکیم	انچارج شریعہ ریسرچ اریویو ڈیپارٹمنٹ، شریعہ کمپلائنس ڈویژن
	تخصص فی الفقہ الاسلامی والافتاء، شہادۃ العالمیہ فی العلوم والفنون الاسلامیہ، ایم اے عربک،
	ایم بی اے فائنانس سیکاس یونیورسٹی پشاور، ایم۔ایس اسلامک بینکنگ اینڈ فائنانس

(الف) تمام معاہدے اور اصول شریعہ سپروائزری کمیٹی سے منظوری کے بعد ہی قابل عمل ہو سکتے ہیں۔

(ب) ہر کام کی نگرانی کل وقتی شریعہ بورڈ ممبر کرتا ہے۔

(ج) سہ ماہی شریعہ ریویو ہوتا ہے۔

(د) SBP شریعہ آڈٹ بھی ہوتا ہے۔

(ہ) سٹیٹ بینک آف پاکستان کے اندر مستقل نگرانی کے لئے شریعہ بورڈ بھی ہے جس کے چیئرمین حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب ہیں۔

اسلامی بینکاری کے بارے میں چند وضاحتیں۔

۱) **مرابحہ میں بھی تو منافع کی شرح سود کے برابر ہوتی ہے تو اس میں اور سود میں کیا فرق ہوا؟**

جواب: اگر پورا معاملہ شریعت کے مطابق ہو تو صرف شرح منافع کا تعین کسی چیز کے حرام اور حلال ہونے پر اثر انداز نہیں ہوتا جبکہ وہ شرح ظلم و زیادتی پر مبنی نہ ہو، مرابحہ میں خرید و فروخت کا معاملہ ہوتا ہے اس میں قیمت ایک دفعہ طے ہونے کے بعد نہ تو بڑھ سکتی ہے اور نہ ہی کم ہو سکتی ہے، جیسا کہ ایک عام تجارتی سودے میں ہوتا ہے، اگر کسٹمر وقت سے پہلے رقم ادا کر دے تو اسکو کوئی ڈسکاؤنٹ نہیں ملے گا اور اگر وہ ادائیگی میں تاخیر کرتا ہے تو بینک اپنا منافع نہیں بڑھا سکتا۔

۲) **اسلامی بینکوں اور کنونشنل بینکوں کا اجارہ اور لیز ایک جیسا ہی لگتا ہے؟**

جواب: دونوں کے طریقہ کار میں کافی فرق ہے مثلاً:

الف) کنونشنل لیز میں قسطیں فوراً شروع ہو جاتی ہیں جبکہ اجارہ چونکہ اسلامی اصطلاح ہے اس میں جب تک مستاجر Lessee کو گاڑی مہیا نہ کی جائے اس وقت تک اس سے Rental وصول نہیں کئے جا سکتے اس لئے اجارہ میں کرایہ اس وقت شروع ہوتا ہے جب مستاجر گاڑی حاصل کر لیتا ہے۔

ب) اجارہ کی مدت کے دوران گاڑی بینک کی ملکیت میں رہتی ہے اور اسکا تمام رسک بھی بینک کے اوپر ہوتا ہے اس لئے اگر گاڑی کو غیر معمولی نقصان پہنچے تو گاہک کی بجائے بینک اسکو ٹھیک کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے، جبکہ کنونشنل میں ایسا نہیں ہوتا۔

ج) گاڑی کو نقصان پہنچنے کی صورت میں جتنے دن گاڑی ایسی حالت میں رہے کہ اس سے استفادہ کرنا ممکن نہ ہو اتنے دن کا کرایہ بینک نہیں لے سکتا، جبکہ کنونشنل میں ایسا نہیں ہوتا۔

د) اجارہ اور کرایہ داری شریعت میں بذات خود کوئی ایسا معاہدہ نہیں جس کے ذریعہ ملکیتی حقوق ایک شخص سے دوسرے کی طرف منتقل ہو جائیں، ملکیتی حقوق کے انتقال کے لئے شریعت کے اپنے معاہدے ہیں۔ اس کے لئے بیع کا معاہدہ کیا جاتا ہے تا کہ گاڑی کی ملکیت منتقل ہو جائے۔

۳) **اسلامی بینک بھی تو انشورنس کرواتے ہیں حالانکہ تمام علمائے کرام انشورنس کے حرام ہونے پر متفق ہیں؟**

جواب: الحمدللہ اب تکافل (اسلامک انشورنس) کے آنے سے تمام اسلامی بینک اپنا کاروبار تکافل کو منتقل کر رہے ہیں، بینک آف خیبر (اسلامک بینکنگ) بھی شریعہ سپروائزری کمیٹی کی ہدایت کی روشنی میں اپنا کاروبار تکافل کو منتقل کر رہا ہے اور جہاں تکافل کمپنی انشورنس مہیا نہیں کرتی وہاں اضطراراً کونشنل انشورنس کروائی جاتی ہے۔

۴) **کونشنل بینک بھی انشورنس کرواتا ہے اور اسلامی بینک بھی تکافل کرواتا ہے اسلئے نقصان تو کسی کو بھی نہیں ہوتا؟**

جواب: بات انشورنس یا تکافل کروانے کی نہیں ہے بلکہ ذمہ داری کی ہے۔ لیز میں یہ ذمہ داری بینک کی نہیں بلکہ کسٹمر کی ہے کہ وہ نقصان کو پورا کرے اور اس کے لئے انشورنس کروائی جاتی ہے۔ اگر کسی وجہ سے انشورنس کمپنی ادائیگی نہ کرے تو پھر ذمہ داری کسٹمر کی ہوتی ہے۔ جبکہ اسلامی بینکاری میں اصل ذمہ داری بینک کی ہے اور بینک اپنی ذمہ داری نبھانے کے لئے تکافل کرواتا ہے۔ اگر کسی وجہ سے تکافل کمپنی نقصان پورا نہ کرے تو یہ ذمہ داری بینک کی ہے کہ نقصان کی تلافی کرے۔

۵) **اسلامی بینکوں میں Spread اور Cost of Fund کتنا ہوتا ہے اور اسکا میکنزم کیا ہے؟**

جواب: چونکہ اسلامی بینک ڈپازٹر سے نفع ونقصان میں شرکت کی بنیاد پر رقم لیتے ہیں اس لئے اس میں پہلے سے ڈپازٹر کو کوئی متعین Profit Rate نہیں دیا جاتا بلکہ کاروبار میں جتنا منافع ہو اس میں دیئے گئے تناسب کے لحاظ سے وہ شریک ہوتا ہے اس لئے Spread اور Cost of Fund دونوں کا اسلامی بینکاری کے نظام میں کوئی تصور نہیں، اگر بینک زیادہ منافع کماتا ہے تو ڈپازٹر کو زیادہ منافع ملے گا اور Cost of Fund بڑھ جائے گی، اسکے برعکس اگر کم منافع ہوتا ہے تو ڈپازٹر کو کم منافع تقسیم ہوگا تو Cost of Fund خود ہی کم ہو جائے گی۔

فرض کریں اگر کسی مہینے بالکل منافع نہیں ہوتا تا ڈپازٹر کو بالکل ادائیگی نہیں کریں گے اور Cost of Fund زیرو ہو جائیگی۔

جہاں تک Spread کا تعلق ہے یہ ہمیشہ موجود رہے گا، چونکہ بینک ہمیشہ منافع میں سے ایک خاص تناسب سے اپنا حصہ لے گا تو ظاہر ہے جو منافع کمایا ہے اس میں بینک کے پاس ایک حصہ ضرور ہوگا۔

۶) **Foriegn Exchange کے Nostro اکاؤنٹ میں تو سود لازماً آتا ہے اس کو کیسے کنٹرول کر سکتے ہیں؟**

جواب: ایسا نظام بنایا گیا ہے کہ کسی بھی صورت میں Nostro اکاؤنٹ پر سود نہ دینا پڑے اس میں ہمیشہ کچھ نہ کچھ رقم زیادہ رکھی جاتی ہے اور اگر کبھی اس پر سود مل جائے تو وہ صدقہ کر دیا جاتا ہے۔

۷) **H.O ریٹرن میں بھی تو سود ہوتا ہے اس کے لئے اسلامی بینکاری میں کیا متبادل ہے؟**

جواب: H.O ریٹرن بظاہر ایسا ہی لگتا ہے کہ ایک برانچ سے سود لیا جارہا ہے اور دوسری برانچ کو دیا جارہا ہے لیکن درحقیقت یہ نظام صرف یہ کام کرتا ہے کہ جس برانچ نے دوسری برانچوں سے ڈپازٹ لے کر نفع حاصل کیا ہے وہ منافع کا کچھ حصہ ان برانچوں کو ٹرانسفر کر دے جن کے یہ ڈپازٹ ہیں۔ یہ منافع حقیقت میں کسی نفع یا نقصان کو ظاہر نہیں کرتا۔

۸) **ضیاءالحق صاحب نے بھی تو اسلامی بینکاری شروع کی تھی اس میں اور موجودہ اسلامی بینکاری میں کیا فرق ہے؟**

جواب: سسٹم کے لحاظ سے دونوں میں چند چیزوں کے علاوہ کوئی خاص فرق نہیں۔ بنیادی فرق ایک سسٹم کو عملی طور پر چلانے کا ہے، اس وقت جو

سسٹم دیا گیا تھا اس کو عملی طور پر اس طرح نہیں چلایا گیا جس طرح اس کا خاکہ دیا گیا تھا اس لئے عملی طور پر وہ ایک سودی نظام ہی بن گیا تھا، اس نظام میں ڈپازٹ کا نظام اس وقت تک اسلامی رہا جب تک بینکوں نے سپیشل کیٹگری شروع کر کے فکس منافع دینا شروع کیا۔ لیکن قرضہ جات کی سائیڈ پر مارک اپ کے ذریعے سودی قرضہ جات کا نظام ہی قائم رکھا گیا۔ اگر ڈپازٹ سائیڈ کو اسلامی بھی تصور کیا جائے تو جو کمایا جا رہا ہے وہ حرام ہے اور وہی حرام کمائی تقسیم کی جا رہی ہے اسکی مثال ایسی ہے کہ مشارکہ میں شراب کی دکان کھول دی جائے۔ موجودہ نظام کو اس طرح کی خامیوں سے بچانے کے لئے اسٹیٹ بینک کا شرعی آڈٹ، انٹرنل شریعہ آڈٹ اور شریعہ ایڈوائزر کی تقرری کو لازمی قرار دیا گیا ہے تا کہ اس طرح کی خامیوں سے بچا جا سکے۔

۹) **کیا قرض حسنہ کی واپسی صرف قرضدار کی مرضی سے ہی ممکن ہے؟**

جواب: قرض حسنہ دیتے وقت چاہے اس کی واپسی کے لئے وقت مقرر کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو دونوں صورتوں میں قرض خواہ، مقروض سے کسی بھی وقت قرض کی واپسی کا مطالبہ کر سکتا ہے۔

۱۰) **اسلامی بینک بھی دوسرے بینکوں کی طرح P.a ریٹس مشتہر (Declare) کرتے ہیں پھر ان میں اور دوسرے روایتی بینکوں میں کیا فرق ہوا؟**

جواب: اسلامی بینکوں میں جو ریٹس دیئے جاتے ہیں وہ پہلے سے طے شدہ نہیں ہوتے بلکہ مہینے کے آخر میں ہونے والے منافع کو شرکاء یعنی ڈپازٹر میں تقسیم کیا جاتا ہے اور پھر اس منافع کو P.a ریٹ کی شکل میں Declare کیا جاتا ہے، مہینے کے شروع میں صرف wieghtages دیئے جاتے ہیں تا کہ شرکاء کا کل نفع میں تناسب یعنی منافع میں فیصدی حصہ معلوم ہو سکے جو شرکت کے صحیح ہونے کیلئے شریعت میں ضروری ہے اور جو ریٹس دیئے جاتے ہیں وہ مہینے کے آخر میں کمائے گئے حقیقی منافع پر مبنی ہوتے ہیں جو کہ اس منافع میں اصل حصہ کو ظاہر کرتے ہیں۔

۱۱) **اسلامی بینک Ethical بینکنگ ہونے کی وجہ سے جائز ہے تو کنونشنل بینک زیادہ Ethical ہیں کیونکہ ان کے معاملات زیادہ بہتر طریقے سے چلائے جاتے ہیں کیونکہ وہ اپنے ڈپازٹر کو منافع پہلے سے ہی صاف طور پر بتا دیتے ہیں، رقم کی حفاظت بھی کرتے ہیں، فائنانسنگ سائیڈ پر بھی ان کی بینکنگ Ethical ہے کیونکہ وہ Rate of Interest صاف صاف بتا دیتے ہیں اس میں کوئی دھوکہ نہیں کرتے اسی طرح کوئی Hidden Charges نہیں لیتے اور تمام اصول وضوابط کی پابندی کرتے ہیں، تو کیا کنونشنل بینکنگ بھی اسلامک بینکنگ کی طرح جائز نہیں ہے؟**

ج: بنیادی طور پر یہ سوال اس غلط فہمی پر مبنی ہے کہ اسلامی بینکاری Ethical ہونے کی وجہ سے جائز ہے اور اسکی Ethical ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ Fair,Open,Transparent ہے اور دھوکہ دہی وغیرہ سے پاک ہے اور اگر سودی معاملات بھی اسی طرح چلائے جائیں تو وہ بھی جائز ہوں گے حالانکہ حقیقت ایسی نہیں ہے اگر چہ اسلامی بینکوں کی یہ ایک خوبی ہو سکتی ہے کہ Fair,Open,Transparent طریقے سے اپنے معاملات چلائیں لیکن اس کے Ethical ہونے کی وجہ یہ نہیں کہ ان کے معاملات Ethical ہیں بلکہ یہ اس لئے Ethical ہیں کہ اس کے پیچھے چھپا ہوا پورا نظام Ethical ہے۔ اور معاملات بھلے کیسے ہی چلائے جائیں اس میں برائی اور اچھائی آ سکتی ہے یہ خرابی انسانوں کے اندر

ہوگی لیکن نظام میں وہ خرابی نہیں ہوگی ۔ایسا سمجھ لیں جیسے آج کل کے دور میں ہم کہتے ہیں کہ اسلام تو بہت اچھا دین ہے لیکن مسلمان ٹھیک نہیں ہیں اسی طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ اسلامک بینکنگ تو بہت اچھی ہے لیکن کسی اسلامک بینک کے معاملات غلط ہو سکتے ہیں اس لئے ہمیں اسلامک بینکنگ کے پیچھے موجود نظام کو سمجھنا ہے۔

لوگوں نے سودی بینکاری کو درجہ ذیل وجوہات یا کسی ایک وجہ سے حلال جانا ہوا ہے

۱) جامعہ ازہر کے فتویٰ کی وجہ سے

۲) یہ سود وہ سود نہیں جو حضور ﷺ نے حرام کیا ہے

۳) جہاں رسک ہو وہ معاملہ حلال ہوتا ہے

۴) جو Ethical ہو وہ حلال ہے

۵) جب تک مشارکہ اور مضاربہ نہ ہو اسلامک اور کنونشنل بینکنگ میں کوئی فرق نہیں اس لئے یہ بھی جائز ہے

۶) اگر یہ حرام ہوتا تو

الف) یورپ اتنی ترقی نہ کرتا۔

ب) اتنے بڑے بینک نہ ہوتے۔

ج) بینکر حضرات اتنی اچھی زندگی نہ گزارتے۔

Recommended Studies/Books

- ☆ Historical Judgment on Interest given by the Supreme Court of Pakistan.
- ☆ An Introduction to Islamic Finance by Justice (retd) Mufti Muhammad Taqi Usmani
- ☆ مفتی تقی عثمانی صاحب اسلامی بینکاری کی بنیادیں
- ☆ اسلامی اور سودی بینکاری میں فرق (ڈاکٹر [illegible] صمدانی)
- ☆ Islamic Law of Contracts & Business Transactions' by Dr. Muhammad Tahir Mansoori.
- ☆ Understanding Islamic Finance' written by Mr. Muhammad Ayub ex-employee of SBP / NIBAF
- ☆ Islamic Financial Services" by 'Mohammed Obaidullah' an Associate Professor of Islamic Economics Research Center - Jeddah.
- ☆ AAIOFI Shariah Standerds

Web Site

www.bok.com.pk